إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

74

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵ للعہ
ششماہی ۸ عہ
سہ ماہی ۴ عہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ جنوری ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے ۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دُعا فرماتے رہیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی کل کی نسبت اچھی ہے ۔

مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری سیال کوٹ سے واپس آ گئے ہیں ۔

نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی کو گھٹیالیاں بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا

نظارت بیت المال کی طرف سے رقم شکرانہ کی فراہمی کی تحریک بیرونی جماعتوں کو بھجوائی جا رہی ہے ۔

صوفی حافظ غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس جو محلہ دار الرحمت کی مسجد کے امام الصلوٰۃ ہیں ۔ اگست ۱۹۳۳ء سے روزانہ ایک رکوع کا درس دینا شروع کیا تھا ۔ جو ۱۳ جنوری کو ختم ہوا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رُوحانی بھلائی و ترقی علم کیلئے قرآن مجید کامل رہنما ہے

" سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو انوار یقین اور تواتر سے بھرا ہوا ۔ اور ہماری روحانی بھلائی اور ترقی علم کے لئے کامل راہ نما ہے ۔ قرآن کریم ہے ۔ جو تمام دُنیا کے دینی نزاعوں کے فیصل کرنے کے لئے متکفل ہو کر آیا ہے ۔ جس کی آیت آیت اور لفظ لفظ ہزارہا طور کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے ۔ اور جس میں بہت سا آبحیات ہماری زندگی کے لئے بھرا ہوا ہے ۔ اور بہت سے نادر اور بیش قیمت جواہر اپنے اندر مخفی رکھتا ہے ۔ جو ہر روز ظاہر ہوتے جاتے ہیں ۔ یہی ایک عمدہ محک ہے جس کے ذریعہ سے ہم راستی اور ناراستی میں فرق کر سکتے ہیں ۔ یہی ایک روشن چراغ ہے ۔ جو عین سچائی کی راہیں دکھاتا ہے ۔ بلاشبہ جن لوگوں کو راہ راست سے مناسبت اور ایک قسم کا رشتہ ہے ۔ ان کا دل قرآن شریف کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے ۔ اور خدائے کریم نے اُن کے دل ہی اس طرح کے بنا رکھے ہیں کہ وُہ عاشق کی طرح اپنے اس محبوب کی طرف جھکتے ہیں ۔ اور بغیر اس کے کسی جگہ قرار نہیں پکڑتے ۔ اور اس سے ایک صاف اور صریح بات سُنکر پھر کسی دوسرے کی نہیں سُنتے ۔ اس کی ہر یک صداقت کو خوشی سے ۔ اور دوڑ کر قبول کر لیتے ہیں ۔ اور آخر وُہی ہے ۔ جو موجب اشراق اور روشن ضمیری کا ہو جاتا ہے اور عجیب در عجیب انکشافات کا ذریعہ ٹھہرتا ہے اور ہر یک کو حسب استعداد معراج ترقی پر پہنچاتا ہے ۔ راستبازوں کو قرآن کریم کے انوار کے نیچے چلنے کی ہمیشہ حاجت رہی ہے اور جب کبھی کسی حالت جدیدۂ زمانہ نے اسلام کو کسی دوسرے مذہب کے ساتھ ٹکرا دیا ہے ۔ تو وُہ تیز اور کارگر ہتھیار جو فی الفور کام آیا ہے قرآن کریم ہی ہے ۔ ایسا ہی جب کہیں فلسفی خیالات مخالفانہ طور پر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ

کے متعلق

ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ مساجد میں سب احمدیوں کو جمع کرکے یہ خطبہ سنایا جائے اور ویسے بھی احمدیوں کو جمع کرکے اس خطبہ کو سنا کر ہر فرد تک پہونچا دیا جائے۔ تا اس اصلاح کے لئے جس کے لئے جماعت سے عہد لیا گیا ہے۔ سب احمدی تیار ہو جائیں اس وجہ سے یہ خطبہ زیادہ چھپوایا جائے گا۔ دوستوں کو بواپسی ڈاک اطلاع دینی چاہیئے کہ کس قدر اس خطبے کی کاپیاں انکو درکار ہوں گی۔ تا جماعت کی ضرورت آسانی سے پوری ہو سکے۔ کم از کم پچیس کاپیاں منگانے والوں سے قیمت فی پرچہ تین پیسے مع محصول ڈاک لی جائے گی۔ اور دور کی بڑی جماعتیں بذریعہ تار اطلاع دے سکتی ہیں۔ قیمت فوراً بذریعہ منی آرڈر ارسال کیجائے یا وی پی کرنے کی اجازت دی جائے۔ زیادہ تعداد میں پرچے منگانے والے احباب کو قیمت میں اور بھی رعائت کی جائیگی۔ کیونکہ ان کو پرچے بذریعہ ریلوے پارسل بھیجے جائیں گے۔ اور محصول کم لگے گا ؛

(مینیجر الفضل)

اخبار احمدیہ

درخواست دعا :- میرے والد سید ظہور الحسن صاحب ہیڈ کلرک دفتر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ بنوں سخت بیمار ہیں۔ کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ سید حسن بورڈنگ تحریک جدید قادیان

دعائے مغفرت :- ماسٹر محمد الدین احمد پال صاحب کی اہلیہ صاحبہ وفات پا گئیں۔ مرحومہ نیک سیرت اور سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ ملک محمد شریف رانچی

اعلان نکاح :- ۱۱ر جنوری حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پیر نصیر الدین پسر پیر بشیر احمد صاحب سکنہ گولیکی ضلع گجرات کا نکاح سردار بی بی بنت سید علین علی شاہ صاحب سکنہ ٹبہ بوٹے شاہ حال بسی سے مبلغ ۵۰۰ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے مبارک کرے۔ بشیر احمد بورڈر تحریک جدید

اطلاع :- ڈاکٹر معراج الدین صاحب چیف سنیٹری انسپکٹر امیر جماعت احمدیہ امرتسر اپنی ملازمت سے ریٹائر ہو کر لاہور چلے گئے ہیں۔ چونکہ اکثر احمدی احباب ان کے مکان پر جاکر قیام کرتے اور سہولت پاتے تھے۔ لہذا یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ خاکسار۔ ملک محمد عبد اللہ قادیان

جناب ایڈیٹر صاحب نور کا سالانہ جلسہ کا لیکچر

الحمد للہ میرے سالانہ جلسہ کے لیکچر کو جو آریہ مذہب پر تبصرہ کے عنوان سے تھا۔ دوستوں نے بہت پسند کیا۔ اس کی طباعت کے لئے بھائیوں نے غیر معمولی اصرار کیا۔ لہذا اگر کم از کم ایک ہزار کاپی کی درخواستیں میرے پاس پہونچ سکیں۔ تو میں اس کے چھپوانے کا حوصلہ کر سکتا ہوں۔ اختصار کے ساتھ یہ $\frac{22 \times 18}{8}$ کے ۵۲ صفحات پر آئے گا۔ اور کچھ وضاحت سے ۶۴ صفحات پر۔ ۵۲ صفحات کی صورت میں ایک سو کاپی کی قیمت ۸ روپیہ ہوگی۔ اور ۶۴ صفحات کی صورت میں فی

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(۱) سال چہارم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرض کو ادا کر دیا ہے

(۲) تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائیگا۔ سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنےٰ کیا گیا ہے ؛

(۳) مومن کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپکا صرف یہی فرض نہیں کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدہ سے اطلاع دیدیں۔ بلکہ جس قدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں ؛

(۴) تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جسقدر پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معذور ہے ؛

(۵) جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے ؛

(۶) بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے ؛

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے ؛

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شریک ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے ؛

(۹) خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا ؛

(۱۰) تحریک جدید سال سوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ ان کو بھی فوری ادائگی کیطرف توجہ کرنی چاہیئے

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

نفع مند کام

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہتے ہوں۔ وہ فوراً مجھ سے خط وکتابت کریں ؛

فرزند علی مفتی حفظہ ناظر بیت المال

75

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ

کیا حضرت بابا نانک رح کو مسلمان کہنا جرم ہے

مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کے فیصلہ پر حیرت واستعجاب کا اظہار

از مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری

حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کی مقدس شخصیت کے لئے ہندوستان کے لاکھوں فرزندوں کے دلوں میں غیر معمولی محبت وعقیدت پائی جاتی ہے وہ تاریکی کے گہوارہ اور ظلمت فشاں زمانہ میں آسمانی نور اور روحانیت کا درخشندہ گوہر تھے ان کی زندگی پر ایک نظر ڈالنا ہی انسان کو گرویدہ کرلیتا ہے۔ ان کی بے نفسی۔ ایثار بنی نوع انسان سے محبت۔ اور اشاعت توحید کے لئے شیفتگی ہر دانشمند سے خراج تحسین حاصل کررہی ہے۔ حضرت بابا نانک رح صاحب کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ ان کے زمانہ کے ہندو اور مسلمان ان کی بزرگی پر متفق تھے۔ بلاشبہ سکھ ان کو اپنا مقدس بزرگ سمجھتے ہیں۔ مگر اس سے بھی کسی کو انکار نہیں۔ کہ لاکھوں مسلمان حضرت بابا صاحب رح کے لئے اپنے دلوں میں بے انتہا جذباتِ احترام وعقیدت رکھتے ہیں۔ اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں اس عقیدت سے باز نہیں رکھ سکتی۔ جماعت احمدیہ کی تحقیق اور عقیدہ میں حضرت بابا نانک رح اللہ تعالےٰ کے کامل عاشق اور اس کی راہ میں ہر قربانی کرنے والے اور اپنے زمانہ میں مقدس ترین بزرگ تھے۔ انہوں نے اپنی ہر چیز۔ اپنے تمام جذبات۔ اپنے تمام تعلقات اور اپنی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزارا۔ چنانچہ خداوند تعالےٰ نے ان کو نوازا۔ اور وہ عزت عطا کی۔ جو کبھی فنا نہ ہوگی۔ اور انسانی قلوب میں ان کے لئے وہ جذباتِ الفت پیدا فرمائے۔ جو کبھی دبائے نہیں جاسکتے۔ سرزمین پنجاب کو حضرت بابا صاحب رح کی ذات پر فخر رہا ہے اور فخر رہے گا۔ اور جماعت احمدیہ کو مذہبی عقیدہ کے طور پر ان سے غیر معمولی محبت رہی ہے اور جب تک یہ زمین و آسمان قائم ہے محبت رہے گی:۔

احمدیت کی پچاس سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے ہمیشہ حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کا ذکر احترام اور پوری عزت و عقیدت سے کیا ہے۔ احمدیوں سے ملنے والے تمام سمجھدار سکھ صاحبان بخوبی جانتے ہیں۔ کہ حضرت بابا صاحب رح کی حقیقی اور پوری عزت سچے احمدی کے رگ و ریشہ میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ کوئی دوست ہماری تحقیق کو غلط کہہ سکتے ہیں۔ ہمارے عقیدہ کو نادرست بتا سکتے ہیں۔ ہمارے شواہد و دلائل سے اختلاف کرسکتے ہیں مگر کوئی منصف مزاج انسان ایک لمحہ کے لئے بھی یہ وہم نہیں کرسکتا۔ کہ جماعت احمدیہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی ہتک کرتی ہے۔ یا اس کی غرض ان کی توہین کرنا ہے۔ یا سکھ صاحبان کی دلآزاری ان کا مدعا ہے۔ یہ الزام ہمارے نزدیک نہ صرف خلافِ واقعہ ہے۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے دلوں کو مجروح کرنے والا ہے:۔

خدا جانتا ہے۔ ہمیں کسی کی چاپلوسی منظور نہیں۔ مگر ہم اس صداقت کا کیونکر انکار کردیں۔ جو آفتاب کی طرح ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ہم اس حقیقت کو کیونکر چھپا دیں۔ کہ حضرت بابا نانک رح خدا کے پیارے۔ اس کے نور کے حامل اور اپنے زمانہ میں سرزمین پنجاب میں مقدس بزرگ اور ولی تھے۔ وہ تمام صداقتوں کے قائل۔ اور تمام آسمانی صحیفوں کا اقرار کرتے تھے۔ وہ خدا کے پورے فرمانبردار بندے تھے۔ وہ اس کی توحید کے شیدا تھے۔ یہ سچائی ہے جس کا انکار ہم نہیں کرسکتے۔ یہ مذہبی عقیدہ ہے۔ جسے کسی قیمت پر بھی نہیں چھوڑا جاسکتا۔ جہاں تک ہمیں علم ہے۔ تمام غور و خوض کرنے والے سکھ دوست ہمارے اس عقیدہ پر خوش ہیں۔ خواہ وہ ہماری تحقیق سے اختلاف ہی کریں۔ مگر وہ یہ ضرور مانتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ حضرت بابا نانک رح کے لئے بے حد عزت و تکریم پر مبنی ہے:۔

اخباربین حضرات کو معلوم ہے۔ کہ مجسٹریٹ صاحب بٹالہ نے گزشتہ دنوں جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے کو چھ ماہ قید بامشقت کی سزا اس بنا پر دی ہے۔ کہ وہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو بہت بڑا بزرگ مسلمان مانتے اور لکھتے ہیں۔ قانون کی پابندی کرتے ہوئے ہمارا حق ہے۔ کہ اس فیصلہ پر اظہارِ حیرت و تعجب کریں۔ ہم حیران ہیں کہ کیا اس قسم کے فیصلوں کی موجودگی میں سرزمین ہند میں مذہبی آزادی کا دعوےٰ درست مانا جاسکتا ہے؟ ہم حضرت بابا صاحب رح کے عقیدت کیش اور ان کی عزت کے علمبردار ہوکر اگر جیل میں بھیجے جاتے ہیں۔ تو کیا یہ امر اہلِ ہند کے عاقبت بین طبقہ کو بیدار نہ کرے گا؟ یقیناً آخر کار تمام اہلِ فہم و دانش کو اس قسم کے فیصلہ کو بالکل غیر مناسب فیصلہ قرار دینا پڑے گا۔ چنانچہ یہ حرکت شروع ہوگئی ہے۔ اور دار السلطنت دہلی کے موقر جریدہ "ریاست" نے جس کے مالک اور ایڈیٹر ایک معزز شریف سکھ سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ہیں۔ اپنی تازہ اشاعت میں "گورونانک کو مسلمان کہنا جرم ہے" کے عنوان سے حسب ذیل لیڈنگ نوٹ لکھا ہے:۔

"گورونانک ایک ایسی مقدس شخصیت اور صلح کی پالیسی کے بزرگ تھے۔ کہ ہندو ان کو ہندو کہتے ہیں اور مسلمان اپنا بزرگ تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ تاریخی واقعہ ہے۔ کہ گورونانک صاحب کے انتقال پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہوگیا۔ ہندو آپ کے جسم کو جلانا چاہتے تھے۔ اور مسلمان اسلامی طریقہ کے ساتھ دفن کرنا۔ آخر آپکے جسم کی چادر کے کپڑے کو آدھا مسلمانوں نے لیا۔ اور آدھا ہندوؤں نے۔ اور دونوں نے اپنے رسم و رواج کے مطابق دفن کیا۔ اور جلایا۔ گورونانک کی اس ہردلعزیز پوزیشن میں جبکہ ہندو اور مسلمان دونوں ہی آپ کو اپنا سمجھتے ہیں۔ بٹالہ ضلع گورداسپور کے ایک مجسٹریٹ کا فیصلہ تعجب اور حیرانی کے ساتھ پڑھا جائیگا۔ جس میں اس مجسٹریٹ نے ایک مسلمان ماسٹر عبدالرحمٰن کو چھ ماہ قید کی سزا اس جرم میں دی ہے۔ کہ آپ نے ایک پمفلٹ "بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا دین ودھرم" میں گورونانک کو مسلمان ظاہر کیا تھا:۔

اس فیصلہ کی نقل ہمارے پاس موجود نہیں اور ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس سزا کی تائید میں مجسٹریٹ نے کیا دلائل دی ہیں۔ مگر اس صورت میں کہ الزام وہی ہے۔ جو اوپر بیان کیا گیا۔ تو اس مجسٹریٹ کی کوتہ نظری میں کسی شک کی گنجائش نہیں اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آج وہ پادری بھی اس مسلمان ملزم کی طرح ہی مجرم ہیں۔ جو مہاتما گاندھی کو انتہائی [illegible] ہونے کے باعث عیسائیوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ کیونکہ اس مقدمہ کے ملزم ماسٹر عبدالرحمٰن نے بھی اگر گورونانک کو مسلمان کہا تو اس لئے کہ آپ اسلام کو حق و صداقت کا سرچشمہ سمجھتے ہیں۔ اور آپکے خیال میں گورونانک۔ انتہائی نیک اور مقدس ہونے کے باعث مسلمانوں کی صفات رکھتے ہوئے مسلمان تھے:۔

اگر ماسٹر عبدالرحمٰن نے اپنے خیال کے مطابق گورونانک کو مسلمان لکھا۔ تو آپ نے گورونانک کی توہین نہیں کی۔ بلکہ مسلمانوں کے دلوں میں بھی عزت و احترام پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اس صورت میں ماسٹر عبدالرحمٰن گورونانک کی توہین کرنے کے کیونکر مجرم ہوئے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ماسٹر عبدالرحمٰن اس فیصلہ کی اپیل کریں اور صحیح پوزیشن بتانے ہوئے اعلیٰ عدالت سے بری ہوں۔ کیونکہ قانوناً اور اصولاً ماسٹر عبدالرحمٰن کو مجرم قرار دینا ایک مضحکہ انگیز فیصلہ ہے۔ اور اس فیصلہ کے مطابق ہر وہ شخص جو دوسری اقوام کے بزرگوں کو بزرگ سمجھے مجرم قرار دیا جاسکتا ہے"۔ (۱۷ جنوری ۱۹۳۸ء)

احراری اخبار مجاہد کے خلاف اڑھائی ہزار روپیہ معہ خرچہ کی ڈگری

۲

مدعا علیہم کے غلط الزامات

مدعا علیہم کی شہادتوں میں مدعی کے خلاف جو بڑے الزام لگائے گئے ہیں وہ یہ ہیں (ا) جماعت احمدیہ کے ایک مشہور مبلغ اور معزز رکن محمد امین کے ساتھ ایک ذاتی تنازعہ کی وجہ سے مدعی نے ایک تیز دھار آلے سے اس پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔

(ب) مدعی نے ان لوگوں کے اخراج اور بائیکاٹ کی پالیسی اختیار کر رکھی تھی۔ جو اس کے طرز عمل کو ناپسند کرتے تھے۔ یا کسی رنگ میں اس کے یا اس کے رفقائے کار کی ناراضگی کا موجب ہوئے تھے۔ نیز اس نے ایک شخص کے مکان پر قبضہ کر کے بعد میں اسے گرا دیا تھا۔

محمد امین کے واقعہ کے سلسلہ میں بہت سی شہادتیں گزاری گئیں۔ اس امر سے کہ محمد امین ان زخموں کے باعث فوت ہوا جو مدعی نے اسے لگائے انکار نہیں کیا گیا۔ اور مدعا علیہم اور مدعی کے نقطۂ نگاہ میں فرق صرف اتنا تھا۔ کہ مقدم الذکر کے نزدیک مدعی نے جارحانہ حملہ کیا۔ اور آخر الذکر کے نزدیک اس نے صرف خود حفاظتی کا سامان کیا۔ مدعا علیہم نے پوسٹ مارٹم رپورٹ بھی پیش کی تھی۔ لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ مدعی کا اقدام خود حفاظتی کے لئے نہیں تھا۔ اس بارے میں کوئی عینی شہادت پیش نہیں کی گئی لیکن واقعہ کے حالات اور خصوصاً اس بات سے کہ حملہ مدعی کے گھر سے کافی فاصلہ پر ہوا تھا یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ حملہ آور محمد امین نہیں ہو سکتا۔

جیسا کہ مقدمہ خیر دین بخلاف تارا سنگھ وغیرہ (۷ انڈین لا رپورٹ لاہور صفحہ ۱۹۱) سے ظاہر ہے۔ جب کوئی اخبار کسی شخص کے متعلق توہین آمیز بیان شائع کرتا ہے۔ اور اس میں اس پر ایک ایسا الزام لگاتا ہے جو ثابت ہو جانے کی صورت اس شخص کے خلاف فوجداری مقدمہ کی ضرورت پیدا کرے۔ اور پھر اس الزام کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے الزامات کو اس حد تک پایۂ ثبوت کو پہونچائے۔ جو اس قسم کے الزام کے متعلق استغاثہ کو ثابت کرنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اور اس صورت میں الزامات کی صداقت کے متعلق شبہ کا فائدہ مدعی کو ملنا چاہیئے۔ نہ کہ مدعا علیہم کو۔ لہٰذا یہ مدعا علیہم کا فرض تھا کہ وہ یہ ثابت کریں۔ کہ مدعی کا اقدام خود حفاظتی کیلئے نہیں تھا بلکہ جارحانہ تھا۔ ایک حد تک شبہ پیدا کرنے کے سوا مدعا علیہم ایسے ثبوت پیش کرنے سے بالکل قاصر رہے تھے۔ اور اس سلسلہ میں یہ بیان کر دینا غیر متعلق نہ ہوگا۔ کہ حملہ کے بعد مدعی کے خلاف استغاثہ دائر نہیں کیا گیا۔ کہا گیا ہے۔ کہ مدعی کو چونکہ اعلےٰ پوزیشن حاصل ہے۔ اور حملہ قادیان میں ہوا تھا۔ جہاں کوئی شخص مدعی کے ڈر کی وجہ سے اس کے خلاف شہادت دینے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس لئے یہ بات زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ کہ حملہ کے بعد استغاثہ دائر نہیں کیا گیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جہاں تک ایک عام انسان کا تعلق ہے۔ وہ قتل از روئے قانون اور اس قتل میں جو خود حفاظتی میں کیا گیا ہو تمیز نہیں کر سکتا اور چونکہ مدعی کی شہرت بحیثیت قاتل ہے۔ اس لئے اس کی شہرت کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ میری رائے میں یہ طریق استدلال مخبوط الخیالی پر دلالت کرتا ہے۔ بہر حال چند ایک معاند اشخاص کے سوا کوئی آزاد گواہ پیش نہیں ہوا۔ جو یہ کہے کہ مدعی کو عام طور پر محمد امین کا قاتل سمجھا جاتا ہے۔ اس کے

برعکس مدعی نے بہت سے نہائت ہی معزز گواہ جن میں گو بیشتر جماعت احمدیہ کے ہی افراد ہیں پیش کئے۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ مدعی جماعت کے مفادات کی مخلصانہ اور بے نفس خدمت کے باعث نہائت اعلےٰ شہرت رکھتا ہے۔ ان حالات میں مذکورہ بالا واقعہ میرے نزدیک یہ ظاہر کرنے کے لئے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کہ خواہ عدالت یہ قرار دے کہ رپورٹ مندرجہ مجاہد ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء درست نہیں۔ مدعی کسی حقیقی ہرجانہ کا حقدار نہیں ہو سکتا۔

شہادت کے بقیہ حصہ میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ انجمن نے اخراج کے بہت سے احکام منظور کئے تھے۔ مدعی کا جواب یہ تھا۔ کہ یہ احکام ناظر امور عامہ نے منظور کئے تھے۔ اور اس کا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں۔ مدعا علیہم کی طرف سے اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ مدعی ناظر اعلےٰ ہونے کی حیثیت سے تمام شعبہ جات کی نگرانی کا ذمہ وار ہے۔ اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت سے لوگوں کے اخراج ایسے اہم معاملات کا فیصلہ ان کے مشورہ کے بغیر عمل میں آئے لیکن اس معاملہ میں سوال کسی مفروضہ امر کا نہیں۔ بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ کیا واقعہ میں احکام زیر بحث مدعی کے ایماء پر یا اس کی منظوری سے منظور کئے گئے تھے۔ احکام کا جاری کرنا اپنی ذات میں یہ خیال کرنے کے لئے کافی وجہ نہیں۔ کہ احمدیوں میں مدعی کے خلاف ایک عام جذبہ موجود تھا۔ شہادت از روئے ریکارڈ ظاہر کرتی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے قواعد کے مطابق تمام تنازعات پنچائتوں کے ذریعے طے ہوتے ہیں۔ ممکن ہے ان پنچائتوں نے غلطی کی ہو۔ یا بعض اوقات سخت فیصلے دیئے ہوں۔ لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہیں۔ کہ ان فیصلوں سے جو زیادہ سے زیادہ بیس یا پچیس آدمیوں کے خلاف کئے گئے تھے۔ جماعت میں بحیثیت مجموعی احتجاج کا ایک طوفان بپا ہو گیا ہو یا ہو خواہ وہ یہ سمجھے ہوں۔ کہ مدعی کا برسر اقتدار رہنا جماعت کے عام مفادات کے لئے نقصان رساں تھا۔ یہ عام بات ہے۔ کہ ہر وہ شخص جو اپنے عہدہ کی وجہ سے انضباطی کارروائی کرنے کا مجاز ہو۔ وہ جن لوگوں کے خلاف کارروائی کرے۔ وہ اور ان کے حامی اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ جب ایک قانونی عدالت میں سوال زیر غور یہ ہے۔ کہ آیا ایک شخص کو لوگ جابر سمجھتے ہیں یا نہیں تو ظاہر ہے۔ کہ جن لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہو۔ خود ان کے یا ان سے ہمدردی رکھنے والوں کے بیانات سے یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ شخص مذکور واقعہ میں ان ظالمانہ افعال کا مرتکب ہوا جو اس کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ عدالت کے لئے متعلقہ اشخاص میں سے ہر ایک کے معاملہ پر غور کرنا یا یہ معلوم کرنا کہ جرم کی نوعیت کے لحاظ سے اس کے خلاف جو کارروائی کی گئی تھی وہ مناسب تھی یا نہیں۔ ممکن نہیں اور ظاہر ہے۔ کہ ایسے معاملات ایک قانونی عدالت کی تحقیقات کا موضوع قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ اس بارے میں مدعا علیہم کو صرف ایسے آزاد اشخاص کی شہادت کام دے سکتی تھی۔ جو یہ کہتے۔ کہ احمدیوں میں علی العموم مدعی کو ایک جابر اور ایک بے اصول شخص سمجھا جاتا تھا۔ لیکن مدعا علیہم نے ایک بھی آزاد شہادت پیش نہیں کی۔ اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ عدالت ان اشخاص کے بیانات پر جن کے خلاف کارروائی کی گئی تھی۔ مدعا علیہم کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتی۔

جہاں تک عبد الکریم گواہ مدعا علیہم نمبر ۲ کے مکان کے انہدام کا تعلق تھا۔ مدعی کی طرف سے یہ بیان کیا گیا کہ وہ زمین مرزا شریف احمد صاحب کی تھی

اور اس کے متعلق جو کچھ کارروائی کی گئی۔ وہ ان کی طرف سے یا ان کے کہنے پر کی گئی۔ چونکہ اس امر کی کوئی شہادت نہیں۔ کہ مدعی کا مکان کے انہدام سے کوئی تعلق تھا۔ اس لئے اس پر یہ الزام عائد نہیں کیا جا سکتا۔

ایک گواہ نے بیان کیا ہے۔ کہ ایک قانونی عدالت میں مقدمہ جاری تھا۔ جہاں اسے بطور گواہ بلایا گیا تھا۔ مگر مدعی نے اسے چھپانے کے لئے دور دراز صوبہ سندھ میں بھیجدیا۔ تاکہ مقدمہ کا فیصلہ ہونے تک وہاں اسے نگرانی میں رکھا جائے۔ اس شہادت سے گویا یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ مدعی ایک بے اصول شخص تھا۔ اور اس نے مقتضیات انصاف کو نقصان پہونچانے کے لئے یہ فعل کیا۔ لیکن یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ اس بیان کا موجودہ مقدمہ سے کیا تعلق ہے۔ اگر اس واقعہ کو درست بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تو بھی اس کا یہ اثر نہیں ہو سکتا۔ کہ افراد جماعت میں مدعی کے خلاف کوئی جذبہ پیدا ہو جائے۔ کیونکہ مدعی نے جو اقدام کیا۔ اس کے متعلق خود مدعا علیہم کو مسلم ہے۔ کہ وہ جماعت کے مفاد کے لئے کیا گیا۔

لہٰذا میں قرار دیتا ہوں۔ کہ تحریر زیر بحث اخبار نے نیک نیتی سے یا مفادِ عامہ کے لئے شائع نہیں کی تھی۔ اور اس میں جس اجلاس کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس کا انعقاد ثابت نہیں ہوا۔ اور نہ یہ ثابت ہوا ہے۔ کہ اس میں کوئی تقریریں کی گئیں۔ بنا بریں پہلی دو تنقیحات کا فیصلہ مدعا علیہم کے خلاف ہے۔

مالکِ پریس پر ہرجانہ

تنقیح نمبر ۴۔ جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے مدعا علیہ نمبر ۲ کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔ وہ بطور گواہ پیش ہوا (پی۔ ڈبلیو ۱۶) اور اس نے تسلیم کیا۔ کہ اخبار اس کی مملوکہ پریس میں طبع کیا گیا۔ اس نے اس تحریر کے متعلق جس کو اس نے توہین آمیز تسلیم کیا ہے۔ افسوس کا اظہار بھی کیا۔ بنا بریں مدعا علیہ نمبر ۲ کو بھی اس پریس کا مالک ہونے کی حیثیت سے جس میں اخبار طبع کیا گیا۔ ہرجانہ کا ذمہ وار قرار دیا جانا چاہیئے۔

چودھری افضل حق کے متعلق

تنقیح نمبر ۵۔ مدعا علیہ نمبر ۳ کو ابتدائے مقدمہ میں مدعا علیہ قرار نہیں دیا گیا۔ اس وقت مقدمہ صرف مدعا علیہم مشتاق احمد اور نظام الدین کے خلاف تھا۔ دعوے کے قریباً دو ماہ بعد مدعی نے اپنی عرضی دعوے میں یہ ترمیم کرنے کے لئے درخواست دی کہ مدعا علیہ نمبر ۳ کو بھی مدعا علیہم میں رکھا جائے اور وہ بھی ہرجانہ کا ذمہ وار ہے۔ نیز یہ کہا گیا تھا۔ کہ مدعا علیہ نمبر ۱ محض نمائشی ایڈیٹر تھا۔ اور حقیقی پرنٹر۔ پبلشر اور پروپرائٹر چودھری افضل حق تھا۔ وہ نہ صرف اخبار کی پالیسی کا نگران اور راہنما تھا بلکہ تحریر مذکور اس کی ہدایات کے ماتحت شائع کی گئی تھی۔ مدعی اس خاص امر کے متعلق کوئی شہادت پیش نہیں کر سکا۔ کہ وہ مدعا علیہ نمبر ۳ کے ایما پر شائع کیا گیا تھا۔ مدعی نے جو شہادت پیش کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مدعا علیہ نمبر ۳۔ اکثر اپنے مضامین اس اخبار میں شائع کراتا تھا۔ اس نے کئی مرتبہ اخبار کے لئے چندہ کی اپیل کی تھی۔ اخبار کے حساب میں جو روپیہ آتا تھا۔ وہ بینک میں اس کے نام پر جمع ہوتا تھا۔ اور وہی اس رقم کو استعمال کرتا تھا۔ اور اس نے یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ اخبار کے تمام قرضہ جات کا ذمہ وار وہی تھا چودھری افضل حق نے اس امر سے انکار نہیں کیا۔ کہ اخبار کے حساب میں وہ بہت سے منی آرڈر وصول کرتا تھا۔ اور کہ وہ اس رقم کو استعمال میں لاتا تھا۔ یا اس نے اخبار کے لئے بہت سے مضمون لکھے۔ یا یہ کہ عام رنگ میں وہ اخبار کی پالیسی سے ہمدردی رکھتا تھا۔ اور اس نے انتہائی کوشش کی۔ کہ احرار کے مقاصد اور پالیسی کی پُر زور ترجمانی کے لئے اخبار کی زندگی برقرار رہے۔ اخبار بلاشبہ حقیقی معنوں میں احرار کا آرگن تھا۔ لہٰذا یہ امر موجب تعجب نہیں۔ کہ مدعا علیہ نمبر ۳ بسا اوقات اخبار میں مضامین شائع کرواتا تھا۔ یا یہ کہ اس نے آنریری طور پر خازن کا کام اپنے ذمہ لیا ہوا تھا۔ لیکن اس سے یہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ کہ مدعا علیہ نمبر ۳۔ اخبار کا ایڈیٹر۔ پرنٹر یا پروپرائٹر تھا۔ مدعی کے فاضل وکیل نے تسلیم کیا ہے۔ کہ مدعا علیہ نمبر ۳ اصلی معنوں میں پروپرائٹر ثابت نہیں ہوا۔ حقیقت میں یہ بیان کہ یہ اخبار احراری آرگن تھا۔ اور انجمن احرار اسے چلاتی اور اس کی نگرانی کرتی تھی اس پوزیشن کے موافق نہ تھا۔ جو مدعی نے اختیار کی۔ اس سے یہ تو معلوم ہوا کہ اخبار کسی خاص فرد کی ملکیت نہ تھا اخبار کی اشاعت محدود تھی۔ اور وہ تجارتی رنگ میں نہیں چلایا جا سکتا تھا۔ بہت عرصہ تک وہ پبلک کے چندوں پر جاری رہا۔

مدعا علیہ نمبر ۳ کو ان مختلف اشخاص کی ایک غیر معین جماعت میں سے ایک فرد تو قرار دیا جا سکتا ہے۔ جو اخبار کی ترقی کے لئے سرگرم تھے۔ لیکن قانون کی نظر میں یہ کوئی وجہ نہیں۔ جس کی بنا پر اسے اخبار کا پروپرائٹر قرار دیا جائے۔ مدعی کے فاضل وکیل نے اپنے اس دعوے کی تائید میں کوئی سند پیش نہیں کی کہ دلیل کی خاطر یہ فرض کرتے ہوئے کہ مدعا علیہ نمبر ۳۔ اخبار کی پالیسی کا راہنما تھا) کسی اخبار کی پالیسی کے ڈائرکٹر کو کسی ایسی تحریر کی اشاعت کا ذمہ دار قرار دیا جا سکتا ہے۔ جو اس کے ایما۔ یا اس کی منظوری سے شائع نہیں کی گئی۔ اور نہ انہوں نے اس بارے میں کوئی سند پیش کی ہے۔ کہ جب ایک اخبار پبلک کے چندوں پر چلتا ہو۔ اور کسی خاص فرد کی ملکیت نہ ہو۔ اور ایک خاص جماعت کے مفاد کے لئے جاری کیا گیا ہو۔ تو اس جماعت کا ہر رکن یا کم از کم سرکردہ ارکان کو اس اخبار کی کسی توہین آمیز تحریر کی اشاعت کا ذمہ وار قرار دیا جا سکتا ہے۔ مدعی نے بلاشبہ یہ بات ثابت کر دی ہے۔ کہ مدعا علیہ نمبر ۳ کا اخبار سے انجمن احرار کے ہر دوسرے رکن سے زیادہ گہرا تعلق تھا۔ اور وہ نہ صرف اس کا آنریری خزانچی تھا۔ بلکہ وہ اکثر اوقات اس میں مضامین بھی شائع کراتا تھا۔ لیکن جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے مدعا علیہ نمبر ۳ کو مندرجہ بالا شہادت کی بنا پر اخبار کا ایڈیٹر یا پروپرائٹر قرار نہیں دیا جا سکتا۔

خط لکھنے سے انکار

دلائل میں ایک خط داگزبیٹ پی ڈبلیو ۱۶/۱ کے متعلق جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ مدعا علیہ نمبر ۳ نے اخبار کے اخراجات طباعت کی ذمہ واری اپنے اوپر لے رکھی ہے۔ خاص طور پر ذکر کیا گیا۔ چودھری افضل حق نے اس بات سے انکار کیا ہے۔ کہ یہ خط اس کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ اور گواہ مدعی نمبر ۱۶ کی بیان کے سوا یہ ظاہر کرنے کے لئے کوئی آزاد شہادت پیش نہیں کی گئی۔ کہ خط پر مدعا علیہ نمبر ۳ کے ہی دستخط تھے۔ مدعی نے بعد میں جبکہ مقدمہ اختتام پذیر ہو چکا تھا۔ درخواست کی۔ کہ کسی ماہر تحریرات سے دستخط مذکور کا معائنہ کرایا جائے۔ اگرچہ مدعی کے لئے مشروط طور پر اس غرض کے لئے ایک تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ لیکن اس نے کوئی ماہر تحریرات پیش نہیں کیا۔ لہٰذا عدالت کے لئے یہ ممکن نہ تھا۔ کہ اس امر کے متعلق کسی معین نتیجہ پر پہونچتی۔ کہ آیا وہ دستخط مدعا علیہ مذکور کے تھے۔ یا نہیں۔ بہر نوع میرے نزدیک خط مذکور سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ مدعا علیہ نمبر ۳ اخبار کا پروپرائٹر تھا اس سے صرف اتنا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مدعا علیہ نمبر ۳ نے ایک بل کے سلسلہ میں جو اسے بھیجا گیا تھا۔ منیجر پریس کو کچھ رقم بھیجی تھی۔ نیز اس میں تعداد اشاعت کے متعلق اسے اطلاع دی گئی تھی۔ اور اخبار کا ہر منیجر ایسا کر سکتا ہے۔ اور میں نہیں سمجھتا۔ کہ اس سے یہ نتیجہ کیونکر نکالا جا سکتا ہے۔ کہ گویا چودھری افضل حق نے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ وہ اخبار مذکور کا پروپرائٹر۔ اور اس کے تمام اخراجات طباعت کا ذمہ وار تھا۔

اس خط سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ (اور فی الحقیقت مدعا علیہ ۳ کے خلاف صرف یہی ثابت ہوا) کہ چوہدری افضل حق اس انجمن کا رکن تھا۔ جو اخبار کی زندگی کیلئے گہری دلچسپی لیتی تھی۔

مندرجہ بالا تمام وجوہ کی بناء پر میں قرار دیتا ہوں۔ کہ مدعا علیہ نمبر ۳ کو اس بارے میں ذمہ وار قرار نہیں دیا جاسکتا

ہرجانہ کافی رقم کا ملنا چاہیئے

تنقیح نمبر ۳۔ مدعی نے (ا) شہرت کو نقصان پہونچنے (ب) بے عزتی (ج) ذہنی کرب وتکلیف کی وجہ سے ۵۰۱۰ روپے ہرجانہ کا دعوے کیا ہے۔ مدعی کی طرف سے بہت سے معزز اشخاص پیش کئے گئے۔ جنہوں نے بیان کیا۔ کہ مراسلہ مذکور کو پڑھنے سے انہیں سخت صدمہ ہوا تھا۔ اور اگر انہیں یہ معلوم نہ ہوتا۔ کہ مدعی پر یہ حملہ دشمن گروہ کی طرف سے کیا گیا ہے۔ اور کہ مدعی کسی گرے ہوئے فعل کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔ اور اسے ان کے رفقائے کار اور علی العموم جماعت کا پورا پورا اعتماد حاصل ہے۔ تو ضرور تھا کہ تحریر مذکور کی وجہ سے مدعی ان کی نگاہوں میں گر جاتا۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ اس تحریر سے مدعی کو بہت تکلیف پہونچی۔ اور اس نے اپنے بیان میں اس امر کا اظہار بھی کیا ہے۔ مدعی نے ثابت کیا ہے۔ کہ وہ سیال قوم سے ہے۔ لیکن مراسلہ نگار نے یہ الزام لگانے سے بھی تامل نہیں کیا۔ کہ مدعی حقیقت میں سیال نہیں، بلکہ کسی پیچ قوم کا فرد ہے۔ یہ حملہ اس کی ذاتی حیثیت پر تھا۔ اور اس حملہ سے جو صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلےٰ کی حیثیت سے اس پر کیا گیا مختلف تھا۔ لہذا اس حملہ کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مدعا علیہ نمبر ۱ نے اس تحریر کو عدالت میں درست ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اخبار میں شائع کی گئی۔ مدعی کو میرے نزدیک ایک کافی رقم کا ہرجانہ ملنا چاہیئے۔

۔ انڈین لاء رپورٹ لاہور صـ۹۱ـ ۱۹۲۴ اور کئی ایک اور رولنگ اس امر کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ جہاں ایک مدعا علیہ اپنے جھوٹ پر مصر رہتا ہے۔ اور ایک قانونی عدالت میں اس تحریر کی اشاعت کو حق بجانب قرار دینے کی کوشش کرتا ہے۔ جسے عدالت توہین آمیز قرار دے دے۔ تو اس کا یہ طرز عمل اس امر کی کافی وجہ ہے۔ کہ اس پر ہرجانہ کی ایک بھاری رقم عائد کی جائے۔

مدعا علیہم کے خلاف ڈگری

غرض ان تمام امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں مدعی کے لئے ۲۵۰۰ روپے کی ڈگری اور مدعا علیہ نمبر ۱ کے خلاف مکمل خرچہ کی ڈگری منظور کرتا ہوں۔ چونکہ مدعا علیہ نمبر ۲ نے تحریر زیر بحث کی اشاعت کو حق بجانب قرار دینے کی کوشش نہیں کی۔ اور بحیثیت گواہ مدعی سے معافی طلب کی ہے۔ اس لئے ظاہر ہے۔ کہ مدعی مدعا علیہ نمبر ۲ سے اس قدر ہرجانہ لینے کا حقدار نہیں۔ جس قدر ہرجانہ مدعا علیہ نمبر ۱ کے خلاف منظور کیا گیا ہے۔ لہذا وہ مدعا علیہ نمبر ۲ سے مندرجہ بالا ہرجانہ کی رقم سے صرف ایک ہزار کی رقم (بغیر خرچہ کے) وصول کرنے کا حقدار ہے۔ اگر مدعی مدعا علیہ نمبر ۲ سے مذکورہ بالا رقم وصول کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ تو وہ مدعا علیہ نمبر ۱ سے صرف باقی ۱۵۰۰ روپے اور مقدمہ کا خرچہ وصول کرنے کا حقدار ہوگا۔

مدعا علیہ نمبر ۳ کے خلاف مقدمہ خارج کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ اپنا خرچ خود برداشت کرے گا۔ مدعا علیہ نمبر ۳ نے نہ صرف اس امر کی تردید پر اکتفا نہیں کیا۔ کہ وہ اخبار مذکور کا پروپرائٹر یا ایڈیٹر تھا۔ بلکہ اس نے عدالت میں اس توہین آمیز تحریر کی اشاعت کو حق بجانب قرار دینے کے لئے شہادت بھی پیش کی۔ لہذا اسے مقدمہ کا خرچہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔

دستخط۔ پرشوتم لال
سینئر سب جج گورداسپور

احمدیہ مشن لنڈن کی ماہوار تبلیغی رپورٹ

مذہب سے بے اعتنائی

یورپین لوگوں کی مذہب سے بے اعتنائی اور بے التفاتی کا اصل باعث دنیوی آسائش ہے۔ مشاغل دنیویہ میں وہ اس قدر منہمک ہیں۔ کہ ان کے روزانہ پروگرام میں دین کے لئے کوئی خانہ خالی نہیں ہے ان لوگوں کی صحیح حالت کا نقشہ آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل اللہ تعالےٰ نے آئت اولئک الذین ضل سعیھم فی الحیاۃ الدنیا اور آئت واتخذوا اٰیاتی ورسلی ھزوا میں کھینچ دیا ہے۔ یہ لوگ فی الواقعہ دین سے کلی غافل اور خدا اور اس کے انبیاء سے از روئے استحقار واستہزا مونہہ موڑ کر ما دیت میں از سرتا پا غرق ہیں۔ ملاہی اور ملاعب اور شہوات نفسانیہ کی مہیجات کی اس قدر فراوانی ہے کہ گویا اسی زمین پر جہنم بھڑکائی گئی ہے۔ اندریں حالات یہاں کی تبلیغ کو کامیاب بنانے کے لئے ان پاک ومطہر دل بندوں کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جن کے قلوب بنی نوع کی ہدائت کے لئے گداز ہو کر آستانہ الوہیت پر گریں۔ اور ان کی آنکھوں سے گرم گرم آنسوؤں کی نہر جاری ہو۔ اور وہ اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح یہ کہہ سکیں کہ

پیشہ ہے رونا ہمارا پیش رب ذوالمنن
یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

دار التبلیغ میں لیکچرز

نومسلموں کو اسلام کے متعلق مزید معلومات بہم پہونچانے کے لئے دار التبلیغ میں جو لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ اس ضمن میں ۳۱ اکتوبر کو سیرۃ النبی کا جلسہ کیا گیا۔ جس میں پادری ہگنسن اور کیپٹن عطاء اللہ صاحب اور مولانا درد صاحب نے تقریریں کیں۔ اور مرزا ظفر احمد صاحب کی کامیاب واپسی پر ایک الوداعی ٹی پارٹی دی گئی۔ علاوہ ازیں چوہدری اکبر علی صاحب بی۔ اے نے اسلام اور غلامی پر لیکچر دیا۔ آپ نے اسلامی تعلیم اور تاریخی واقعات کی روشنی میں ثابت کیا۔ کہ اسلام نے غلامی کے مٹانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی ہے۔ مسٹر بلال نٹل نے ضرورت نماز پر لیکچر دیا۔

لنڈن کی ایک کلب کے تقریباً ۳۵ ممبر مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ جن سے دو گھنٹہ کے قریب مولانا درد صاحب نے مذہب اسلام کے متعلق گفتگو کی۔ انہیں مسجد دکھائی۔ اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

باوا نانک جی کا اسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف امور کے متعلق جو نظریے قائم کئے ہیں سنجیدہ اور سمجھدار طبقہ آخر کار ان کی صحت کو تسلیم کرے گا۔ ایام زیر رپورٹ میں یہاں کی سکھ بھائی گرو نانک جی کی تقریب یوم ولادت منائی۔ میں بھی اس میں شریک ہوا۔ اس کے پریذیڈنٹ سردار موہن سنگھ صاحب نے ایک ایڈریس پڑھا جس میں انہوں نے بابا صاحب کے معابد کا ذکر کرتے ہوئے ان کے مکہ مکرمہ جا کر حج کرنے کا بھی ذکر کیا۔ سردار صاحب کے بعد سر فیروز خاں نون ہائی کمشنر فار انڈیا نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ سردار صاحب نے گرو صاحب کے حج کے لئے جانے کا تو ذکر کیا ہے۔ لیکن چولہ کا جس پر نماز لکھی ہے شائد اس لئے ذکر نہیں کیا۔ کہ کہیں حاضرین بابا صاحب کو پکا مسلمان ہی نہ سمجھ لیں۔ اس پر حاضرین ہنس پڑے۔ لیکن حقیقت یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس رنگ میں حضرت بابا صاحب کے اسلام کو بدلائل قاطعہ ثابت کیا ہے۔ اس کے بعد ان کے اسلام میں کسی منصف مزاج کو شک باقی نہیں رہ سکتا۔

نومسلموں کا روزے رکھنا

ان لوگوں کو جو چار پانچ دفعہ دن میں کھانے پینے کے عادی ہیں۔ روزہ رکھنا بڑا مشکل دکھائی دیتا ہے لیکن خوشی کی بات ہے کہ اس سال اللہ تعالےٰ کے فضل سے بعض نومسلموں نے پورے روزے رکھے

چنانچہ مسٹر آرفورڈ نے رمضان میں ستائیس روزے رکھے۔ اور عید کے معاً بعد تین اور روزے رکھ کر پورے کر دئیے۔ مسز ایمینہ آرنلڈ نے چوبیس اور مسٹر لطیف آرنلڈ نے پندرہ۔ اسی طرح ہمارے مخلص بھائی محمد صالح براملی نے جو پورٹ سمتھ میں رہتے ہیں پورے روزے رکھے۔ چنانچہ وہ اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"گو میرے لئے یہ سخت مجاہدہ تھا لیکن میں نے روزے نہایت خلوص کے ساتھ رکھے ہیں۔"

عید الفطر

ایام زیر رپورٹ میں عید ۵ ردسمبر کو ہوئی۔ حاضری اللہ تعالے کے فضل سے گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تھی۔ نماز میں تقریباً چار صفیں مردوں کی اور دو صفیں عورتوں کی تھیں۔ عید کے روز دارالتبلیغ خوب سجایا گیا۔ سجانے کا کام کیپٹن عطاء اللہ صاحب آئی۔ ایم۔ ایس اور ان کی اہلیہ قمر النساء صاحبہ نے سرانجام دیا اور آرائش کا سامان بھی وہی خرید کر لائے سب حاضرین کو کھانا کھلایا گیا۔ عورتوں کو ایک کمرہ میں اور مردوں کو دوسرے کمرہ میں۔

تحریری تبلیغ

ایام زیر رپورٹ میں ایک پمفلٹ The King of Peace and Religious Freedom دو ہزار کی تعداد میں طبع کرا کر ساؤتھ فیلڈز میں تقسیم کیا گیا۔ بعض کو کتابیں بغرض مطالعہ دی گئیں۔ کتابوں اور پمفلٹوں کے علاوہ خطوط کے ذریعہ بھی تبلیغ کی جاتی ہے۔ گذشتہ دو تین ماہ میں جو میں نے خط و کتابت کی ان میں سے دو تین خطوط کے اقتباسات ذیل میں درج کرتا ہوں

(۱) Miss. J. Karpeles

پیرس سے اپنے ایک خط میں لکھتی ہیں: آپ کے خط مورخہ ۱۶ ماہ حال اور قرآن کریم مترجم حصہ اول کا جو آپ نے ارسال کیا ہے۔ بہت بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مجھے اس کتاب کو پڑھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور میں یقیناً آپ سے انگریزی میں مکمل قرآن کریم یا اس طرح باری باری اس کے الگ الگ پاروں کی خواہش کروں گی۔ لیکن عربی عبارت کا انگریزی متن مجھے اور بھی زیادہ دلآویز معلوم ہوتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں۔ کہ تمام اسلامی تاریخ میں جماعت احمدیہ کا یہ عظیم الشان کام اس کی بہت بڑی کامیابی ہے۔

میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ لنڈن آ کر آپ سے ملاقات کروں۔ اور وہاں اسلام قبول کروں۔

(۲) Mr. Darcy L. Lee

کلیولیز (لنکا شائر) سے لکھتے ہیں:۔

میں آپ کے خط اور آپ کی ارسال کردہ کتب کی وجہ سے آپ کا اور آپ کی جماعت کا بہت ممنون ہوں اور جلد جواب نہ دینے کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ میں آپ کے مذہب اسلام اور مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق مخلصانہ دلچسپی رکھتا ہوں۔ مجھے امید ہے۔ کہ عنقریب مسجد میں آنے کا موقع حاصل کروں گا۔

(۳) Mrs Cox.

جو ایک فاضل خاتون ہیں۔ اپنے ایک خط میں "احمدیت یا حقیقی اسلام" کے متعلق لکھتی ہیں۔

میں اس نہایت ہی دلچسپ کتاب کے متعلق آپ کی بہت شکرگزار ہوں۔ اس نے میرے لئے افکار و خیالات کا ایک بہت بڑا سرمایہ مہیا کر دیا ہے۔

ایک انگریز احمدی کے پاکیزہ خیالات

برادرم محمد صالح براملی صاحب۔ پورٹ سمتھ سے میرے ایک خط کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

میں آپ کے مشفقانہ اور نصیحت آموز خط کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور یہ بات میرے لئے خوشی اور فخر کا موجب ہے۔ کہ میں سلسلۂ احمدیہ میں شامل ہوں۔ میں خدا تعالے سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمارے کاموں میں برکت ڈالے اور ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم مذہب اسلام کی خوبیاں لوگوں کو سمجھا سکیں۔ تاکہ وہ برضا و رغبت ہمارے ساتھ شامل ہو کر دوسروں کو بھی مذہب اسلام میں لانے کی کوشش کریں۔ میں نے بار بار آپ کے خط کو پڑھا۔ اور اس سے میری بہت امداد اور حوصلہ افزائی ہوئی۔

میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے۔ کہ میں اپنی زندگی میں اس نیک کام کیلئے جو کچھ مجھ سے ہو سکتا ہے۔ کروں اور میں اس وقت کے انتظار میں ہوں۔ جبکہ انگلستان کے ہر قصبہ اور ہر شہر میں احمدی موجود ہوں گے۔ اور ہم اس قابل ہوں گے۔ کہ ہر چرچ کی جگہ مسجد تعمیر کر دیں۔ یہ ہے وہ خواہش جو آپ کے ایک مخلص دینی بھائی کے دل میں موجزن ہے۔

گذشتہ دو ماہ میں خطوط کی تعداد جو میں نے لکھے ۱۷۰ ہے۔

نئے احمدی

ایام زیر رپورٹ میں بہت سے اشخاص کو فرداً فرداً تبلیغ کی گئی۔ جو انگریز میرے زیر تبلیغ تھے۔ ان میں سے دو سلسلہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ ایک Mr S. J. Harris ہیں۔ دوسرے امیر بخش صاحب ہندوستانی کی انگلش بیوی ہیں۔ ان کی تین چھوٹی لڑکیاں بھی ہیں۔ جو اس وقت سکول میں تعلیم پاتی ہیں۔ ان کے علاوہ ایک ہندوستانی مسٹر افضل حسین بھی سلسلہ میں داخل ہوئے جو تمام دوستوں سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالے سب کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ جلال الدین شمس از لنڈن

پنجاب سول سروس کیلئے امتحان

لاہور ۱۷ر جنوری ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ پنجاب و شمال مغربی صوبہ سرحد کے مشترکہ پبلک سروس کمیشن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پنجاب سول سروس (جوڈیشل برانچ) میں امیدواروں کے داخلہ کے متعلق امتحان ۲۱ سے لیکر ۲۴ ر فروری ۱۹۳۸ء تک جاری رہیگا۔ امید ہے کہ ڈسٹرکٹ و سشن ججوں کو جو امیدواروں کے رول بھیجتے ہیں۔ اس فیصلہ سے فروری ۱۹۳۸ء کے پہلے ہفتہ میں بالضرور مطلع کر دیا جائے گا۔

۲- امیدواروں کو چاہئیے۔ کہ وہ امتحان میں داخل ہونے کے لئے اپنے ارادہ سے پنجاب و شمال مغربی صوبہ سرحد کے مشترکہ کمیشن کے سیکرٹری کو فارم ڈی کی خانہ پری کے ذریعہ ۲۱ر جنوری ۱۹۳۸ء سے پہلے مطلع کر دیں جس کا نمونہ جدول متعلقہ قواعد دربارہ تقرری سب آرڈینیٹ ججان پنجاب میں دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں قواعد کے حصہ سی کے قاعدہ ۳ کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

۳- مبلغ ۳۰ روپے کی فیس داخلہ امتحان سے پیشتر کسی وقت ادا کی جا سکتی ہے لیکن امیدواروں کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ فیس ادا کرنے سے پیشتر اپنے داخلہ کے متعلق احکام کا انتظار کریں۔ فیس داخلہ کے لئے خزانہ کی رسید امتحان کے پہلے دن اور پہلے پرچہ کی تقسیم سے پیشتر دکھانا ہو گی۔

۴- وہ امیدوار جو پنجاب صوبہ سرحد شمال مغرب یا دہلی میں کسی جگہ مقیم ہوں۔ انہیں اپنی فیس سرکاری خزانہ یا امپیریل بنک آف انڈیا کی کسی برانچ یا کسی ایسے سرکاری خزانہ میں جسے گورنمنٹ کی طرف سے کاروبار کرنے کا اختیار حاصل ہو جمع کر دینی چاہئیے (دہلی میں اس رقم کو امپیریل بنک آف انڈیا کی بجائے ریزرو بنک آف انڈیا میں جمع کرانا چاہئیے۔) امیدواروں کو اس امتحان کا نام وضاحت سے ظاہر کر دینا چاہئیے جس کے لئے فیس دی گئی ہے۔ نیز خزانہ کے چالانوں پر مندرجہ ذیل اندراج ہونا چاہئیے "گورنمنٹ پنجاب کی واصلات زیر مد ۳۶ متفرق محکمہ جات۔ فیس امتحان پنجاب اور شمال مغربی صوبہ سرحد کا مشترکہ کمیشن۔"

۵- کمیشن کو فی الحال ان اسامیوں کی تعداد کا علم نہیں۔ جن کو اس امتحان کے نتائج کی بنا پر پُر کیا جائے گا؂

نظارتوں کے اعلانات

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے امیر کا تقرر

راولپنڈی کے امیر میاں محمد امیر صاحب چونکہ اب اپنی ملازمت سے ریٹائر ہونے والے ہیں اور آج کل رخصت پر ہیں۔ اس لئے جماعت کی متفقہ درخواست پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک کے لئے اس جماعت کا امیر مقرر فرمایا ہے۔ ناظر اعلیٰ

شادی و شکرانہ فنڈ

مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۳۷ء میں منجملہ اور تجاویز کے جن سے صدر انجمن احمدیہ کی آمد کو بڑھانا مقصود تھا۔ ایک تجویز یہ تھی۔ کہ چونکہ خوشی کی تقاریب مثلاً نکاح۔ شادی۔ ولیمہ کے موقع پر۔ کوئی امتحان پاس کرنے پر۔ بچوں کی ولادت پر۔ یا کسی اچھی ملازمت کے ملنے پر یا ترقی تنخواہ کے موقع پر ہر شخص خوشی سے کچھ نہ کچھ رقم فی سبیل اللہ دینے کو تیار ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے موقعوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت سے شادی و شکرانہ فنڈ میں روپیہ وصول کیا جایا کرے۔ تمام عہدہ داران و امیر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر اس قسم کی خوشی کے مواقع پر شادی و شکرانہ فنڈ حسب حیثیت وصول کر کے جمع شدہ رقم مرکز میں روانہ فرمایا کریں۔ اگر اس کام کے لئے چندوں کے محصل کے علاوہ اور کوئی موزوں دوست متعین ہوں۔ تو غالباً یہ زیادہ مفید ہوگا۔ ناظر بیت المال

مرکزی چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

اس سے پہلے بیت المال کی طرف سے مختلف طریق پر بار بار اعلان ہو چکا ہے۔ اور صدر انجمن کے قواعد میں سے یہ ایک قاعدہ ہے۔ کہ مرکزی چندوں کا روپیہ اپنے طور پر روک لینے یا خرچ کرنے کا کسی جماعت یا فرد کو اختیار نہیں۔ مگر باوجود اس کے پھر بھی بعض دوستوں نے مرکزی روپیہ کو دوسرے مصرف میں لانے کے لئے روک لیا۔ جس کی رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچی تو حضور نے حسب ذیل امور قاعدہ کے رنگ میں اپنی قلم سے تحریر فرمائے۔

"کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کام کر کے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے۔ بلکہ خلاف عقل بھی۔ کیونکہ نظام اس طرح درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دی جائے تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائے گا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت نقصان پہنچے گا۔ پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے کہ کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنے کی۔ خواہ امید منظوری کیوں نہ ہو اجازت نہیں اور اگر کوئی انجمن آئندہ ایسا کرے گی۔ تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائے گا۔ اور اس انجمن کو۔ جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہ کیا جائے گا۔ ناظر بیت المال

جلسہ سالانہ کے بعد جماعت کی ذمہ واری

اخراجات جلسہ سالانہ کے لئے ہر ایک جماعت کو شرح چندہ کی رُو سے ایک رقم مقرر کر کے اطلاع دی گئی تھی۔ جس کا جلسہ سے قبل ادا کر دیا جانا ضروری تھا۔ لیکن بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن سے مقرر کردہ رقم وصول نہیں ہوئی۔ اس اعلان کے ذریعہ میں اس امر کو واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اب جلسہ سالانہ کے ختم ہو جانے کے بعد۔ احباب اور جماعتوں کو یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جلسہ سالانہ کے اخراجات پورے ہو چکے ہونگے اور اب ان کے لئے اس چندہ کی ادائیگی ضروری نہ ہوگی۔ گو جملہ اخراجات جلسہ سالانہ پورے کرنے کے لئے ہر ایک جماعت سے مقرر شدہ رقم چندہ جلسہ سالانہ کا وصول ہونا ضروری ہے۔

اب جلسہ سالانہ کے اخراجات کے حساب کر کے دوکانداروں اور ٹھیکیداروں کو روپیہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور اس کی ادائیگی جماعتوں سے باقی رقوم کے وصول ہونے پر موقوف ہے۔ اس لئے احباب اور عہدیداران جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا اور اپنی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ بہت جلد فراہم کر کے بھجوا دیں۔

ناظر بیت المال

امانت جائداد تحریک جدید سہ سالہ گذشتہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن دوستوں کے تین سال پورے ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے متواتر اپنی رقوم امانت جائداد تحریک جدید میں جمع کرائی ہیں۔ وہ ابھی نہ تو اپنی رقوم واپس لینا چاہتے ہیں۔ نہ جائداد۔ بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کی رقوم ذاتی امانت کو بدل دی جائیں وہ مطمئن رہیں۔ کہ ذاتی امانت میں ایسی رقوم کو تبدیل کرانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ معاہدے کے تین سال پورے ہو چکنے کے بعد ان کی امانتیں ایسی ہی ہو گئیں۔ جیسی کہ ذاتی امانت میں جمع ہوتی ہیں۔ اور وہ دوست اپنی رقوم نقدی کی صورت میں یا جائداد کی صورت میں جیسے کے مرکز کے حالات ہونگے مطالبہ کر کے لے سکتے ہیں۔ لیکن یہ بات مدنظر رکھنی ضروری ہے۔ کہ چونکہ احباب کے روپے سے احباب کے لئے کافی جائداد خریدی جا چکی ہے۔ اور روپیہ جائداد پر خرچ ہو چکا ہے۔ اس لئے حق کے طور پر نقدی کی صورت میں واپسی کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔ گو احباب کی خواہش کو مقدم رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ مگر یہ سب کچھ مرکزی حالات پر موقوف ہے۔

یہی اعلان باقی کے دوستوں کے لئے بھی ہے۔ جو نقدی کی صورت میں واپسی کے لئے درخواستیں بھیج رہے ہیں۔

فخر الدین سکرٹری امانت جائداد تحریک جدید سہ سالہ گذشتہ

مختلف شہروں کے دوستوں سے ایک التماس

جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء کے موقعہ پر بمبئی سے سیٹھ محمد ہاشم صاحب جو جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب کے صاحبزادہ ہیں قادیان آئے ہوئے تھے۔ اب وہ ۱۶/۱ کو قادیان سے روانہ ہو کر ہندوستان کے مختلف شہروں میں دورہ کرتے ہوئے واپس بمبئی جائینگے اس دورہ میں وہ بعض تجارتی کاموں کے متعلق تاجروں سے آرڈر بھی لیں گے اس لئے علی گڑھ۔ آگرہ۔ بنارس۔ کانپور۔ لکھنؤ۔ پٹنہ۔ کلکتہ۔ کٹک۔ سکندرآباد دکن۔ حیدرآباد دکن۔ شولاپور۔ گلبرگہ اور پونا میں جائیں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جب وہ ان شہروں میں وارد ہو کر احمدی احباب سے ملیں۔ تو وہ سیٹھ صاحب کے ٹھہرانے وغیرہ کا باعزت اور مناسب انتظام فرما دیں۔ سید محمد اسحٰق ناظر ضیافت قادیان

دعا

مکرمی غلام محمد صاحب اختر سٹاف وارڈن لاہور اپنے بال بچوں کی وجہ سے عرصہ سے پریشان ہیں۔ اب ان کا بڑا لڑکا عزیز عبد الحمید بیمار ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ صحت دے اور ان کو پریشانیوں سے نجات دے

شیخ عبدالرحمٰن مصری کے خلاف مقدمہ غبن کی سماعت

بٹالہ ۔ ۱۸ جنوری ۱۹۳۸ء مجسٹریٹ علاقہ جسونت سنگھ صاحب کی عدالت میں مقدمہ مندرجہ عنوان کی سماعت کل سے شروع ہے کل خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ اور منشی رمضان علی صاحب کی شہادتیں ہوئی تھیں ۔ اور آج حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ماسٹر مولا بخش صاحب اور چوہدری برکت علی خانصاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی شہادات ہوئیں ۔ کل پھر سماعت ہوگی جبکہ آڈیٹر صاحب بعض دستاویزات پیش کرینگے ۔ الفضل کا نامہ نگار کارروائی قلمبند کرنے کے لئے موجود تھا ۔ آج حسب ذیل بیانات ہوئے

بیان ماسٹر مولا بخش صاحب

میں ۹ نومبر ۱۹۳۷ء تک احمدیہ سکول قادیان میں ٹیچر تھا ۔ ۱۹۱۹ء میں ملازم ہوا تھا ۔ ملزم کے سکول سے علیحدہ ہونے کے بعد میں رجسٹر ہذا جو اگزبٹ ہے نئے ہیڈ ماسٹر صاحب کے حکم سے لیکر ملزم کے پاس گیا تھا ۔ اس نے رجسٹر کو دیکھا ۔ اور یہ نوٹ لکھدیا ۔ جو اگزبٹ ہے اس کے بعد میں یہ رجسٹر مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ناظر تعلیم و تربیت کے پاس لے گیا ۔ اس کے سوا کوئی زبانی بات چیت نہیں ہوئی تھی

بجواب جرح :۔ میں سپورٹس کا چندہ طلباء سے وصول کرکے اس رجسٹر میں درج کرتا تھا ۔ اور ملزم کو دیکر اس کے دستخط لے لیا کرتا تھا ۔ میں حساب فہمی کے لئے تین چار روز ملزم کے پاس جاتا رہا تھا ۔ اس نوٹ کے لکھے جانے سے پہلے تین چار روز جاتا رہا تھا ۔ یہ رجسٹر بھی ساتھ ہی لے جایا کرتا تھا ۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ گواہ استغاثہ نے مجھے ایک پرچہ لکھکر دیا تھا ۔ وہ بھی میں ساتھ لے گیا تھا ۔ یہ پرچہ مجھے مولوی صاحب نے ملزم کی اس تحریر سے دو تین روز قبل دیدیا تھا ۔ مجھے یاد نہیں ۔ کہ ہیڈ ماسٹر صاحب یا ناظر صاحب تعلیم و تربیت نے سپورٹس فنڈ کے متعلق مجھ سے حساب طلب کیا تھا یا نہیں ۔ لیکن میں نے ناظر صاحب کی خدمت میں رپورٹ کی تھی ۔ میری رپورٹ کی بنا اس رجسٹر پر ہے ۔ جو اگزبٹ ہو چکا ہے ۔ اور ایک اور رجسٹر پر جو یہاں نہیں ۔ میں نہیں کہہ سکتا ۔ کہ سپورٹس فنڈ کے کتنے رجسٹر ہیں ۔ دوسرا رجسٹر مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ کا پرائیویٹ رجسٹر تھا ۔ وہ رجسٹر بھی میرے پاس تھا ۔ کیونکہ مولوی صاحب جیل میں تھے ۔ یہ رجسٹر جو آپ پیش کر رہے ہیں یہ میرے سپرد نہیں تھا ۔ اور نہ میں نے دیکھا ۔ مولوی صاحب والا رجسٹر اب بھی سکول میں ہے ۔ مجھے یاد نہیں ۔ کہ وہ پرچہ جو مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ نے دیا تھا ۔ میں نے ملزم کو ہی دیدیا تھا یا واپس لے آیا تھا ۔ مدرسہ احمدیہ میں کوئی آہنی سیف نہیں ہے ۔ مگر بورڈنگ میں ہے ۔ جو سپرنٹنڈنٹ کے ماتحت ہوتا ہے ۔ ۱۹۳۲ء میں مرزا برکت علی صاحب کی تبدیلی کے بعد جو احمدیہ سکول میں کلرک تھے ۔ یہ ڈیوٹی بھی میرے ہی سپرد کردی گئی تھی ۔ اور میں ریٹائر ہونے تک یہ کام کرتا رہا ۔ ملزم کے متعلق کسی رقم میں غبن وغیرہ کی شکایت اس دوران میں پیدا نہیں ہوتی تھی ۔ جو حساب میں نے بنایا تھا ۔ اس کے رو سے ملزم کے ذمہ مبلغ ۲۰۵/۱/۶ روپے تھے ۔ حساب فہمی کے بعد اس میں سے ۳/۱۲/- کاٹ دیئے گئے ۔ کیونکہ میں یہ رقم ملزم کو مجرا دینا بھول گیا تھا ۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ نے جو پرچہ مجھے دیا تھا ۔ اس میں ان رقوم کی تفصیل تھی ۔ جو سکول کی ملزم کے ذمہ تھیں ۔ ایک چالیس ۴۰ ۔ ایک تیس ۳۰ اور ایک پچیس ۲۵ کی رقم تھی ۔ اس کے علاوہ اس میں ۸۰ روپے کی رقم ڈیسکوں وغیرہ کے متعلق بھی درج تھی ۔ مجھے اس وقت کے ہیڈ ماسٹر سردار عبدالرحمٰن صاحب بی ۔ اے نے ملزم کے ساتھ تمام حساب کی تفہیم کے لئے مقرر کیا تھا ۔ اس لئے میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ کا حساب بھی لے گیا تھا ۔ جب میں حساب فہمی کے لئے مقرر کیا گیا ۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ بھی سکول میں موجود تھے ۔ جب ملزم نے یہ تحریر دی تو اس نے کہا ۔ کہ میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب والی رقوم ادا نہیں کروں گا ۔ کیونکہ میں نے وہ رقوم سکول کے حساب میں خرچ کی ہوئی ہیں ۔ اور مولوی صاحب نے اخراجات میں نہیں لکھیں ۔ اور میں نے خرچ کرنے کے بعد مولوی صاحب سے وصول کئے تھے ملزم نے یہ نہیں کہا تھا ۔ کہ اس نے مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ سے مبلغ ۸۰ روپے پرائیویٹ قرضہ لیا ہوا ہے ۔ اس سے قبل مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ نے اس ۸۰ روپے کی رقم کا مجھ سے ذکر نہیں کیا تھا ۔

بیان حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت قادیان

مدرسہ احمدیہ نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت ہے ۔ ملزم جون ۱۹۳۷ء تک اس مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر تھا ۔ ملزم کی علیحدگی کے بعد نئے ہیڈ ماسٹر سردار عبدالرحمٰن صاحب بی ۔ اے نے مجھ سے رپورٹ کی تھی ۔ کہ بعض فرنیچر اور کتب اور کیش کا حساب ملزم کے ذمہ واجب الادا ہے ۔ میں نے ہیڈ ماسٹر صاحب کو آرڈر دیا ۔ کہ اپنا کلرک وغیرہ بھیجکر ملزم سے حساب فہمی کریں ۔ اس کے بعد ماسٹر مولا بخش صاحب نے یہ رجسٹر مع اس نوٹ کے جس پر ملزم کے دستخط ہیں ۔ میرے سامنے پیش کیا ۔ اس نوٹ پر ملزم کے دستخط میں پہچانتا ہوں ۔ اس کے بعد مجھے مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ اور ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی ۔ اے کی طرف سے بعض اور رپورٹیں ملیں ۔ اور اس میں میں نے ایک مفصل رپورٹ صدر انجمن احمدیہ کے پیش کی ۔ انجمن نے خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کو مامور کیا ۔ کہ سکول کے حسابات کو باقاعدہ آڈٹ کرائیں ۔ اور ضروری کارروائی کریں ۔ یہ رقم تاحال وصول نہیں ہو سکی ۔ سکول کا ہیڈ ماسٹر صحیح حسابات رکھنے کا ذمہ دار ہے ۔ قاعدہ یہ ہے ۔ کہ ہر صیغہ کا افسر اپنا کیش یا تو سیف میں رکھے ۔ یا خزانہ صدر انجمن میں اپنی امانت کے طور پر جمع کراوے ۔ احمدیہ سکول کے بورڈنگ میں سیف موجود ہے ۔

جلسہ سالانہ کے تمام اخراجات ناظر ضیافت کے سپرد ہوتے ہیں ۔ ملزم کبھی ناظر ضیافت نہیں رہے ۔

بجواب جرح :۔ مجھے یاد نہیں ۔ کہ ملزم کبھی قائم مقام ناظر ضیافت ہوا ہو ۔ جلسہ کے موقعہ پر ناظم اندرون قصبہ کئی سال رہا ہے ۔ اور اس حیثیت سے اس کے تحویل میں سامان رسد رہتا رہا ہے ۔ کیش کم و بیش ساٹھ روپے ہوتا ہے ۔ ملزم قائم مقام ناظر دعوۃ و تبلیغ ناظر امور خارجہ وغیرہ کے طور پر کام کرتا رہا ہے ۔ اس کیس کے پیدا ہونے سے قبل مجھے ملزم کے متعلق مالی لحاظ سے کوئی شکایت نہیں پہونچی تھی ۔

میں پہلے کچھ سال احمدیہ سکول کا مینیجر رہا ہوں ۔ اور میرے بعد مولوی سید سرور شاہ صاحب ہوئے تھے ۔ ممکن ہے وہ دو تین سال مینیجر رہے ہوں ۔ مجھے یاد نہیں ۔ کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ کو کبھی الاؤنس دے کر بطور کلرک مقرر کیا گیا ہو ۔ ملزم اس وقت ہیڈ ماسٹر ہوا ۔ جب مولوی سید سرور شاہ صاحب مینیجر مقرر ہوئے تھے ۔ میں ۱۹۲۶ء کے آخر میں ناظر تعلیم و تربیت مقرر ہوا تھا ۔ ۱۹۲۸ء کے آخر پر علیحدہ ہو گیا تھا ۔ اور کئی سال تک تصنیف کے کام میں مشغول رہا ۔ اور ناظر مولوی عبدالرحیم صاحب درد رہے ۔ اور جب ۱۹۳۳ء میں وہ انگلستان چلے گئے ۔ تو میں پھر ناظر ہو گیا ۔

مجھے یاد نہیں۔ کہ ملزم کبھی سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس رہا ہو۔ مجھے یاد ہے کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ کو میں نے بورڈنگ سے مستعفی ہونے کا مشورہ دیا تھا۔ جہاں وہ ٹیوٹر تھے کیونکہ ملزم نے رپورٹ کی تھی۔ کہ وہ طلباء کے ساتھ ضرورت سے زیادہ اختلاط رکھتے ہیں۔ اور اس لئے مناسب کنٹرول نہیں رکھ سکتے۔ اگر میرے نوٹس میں ہیڈ ماسٹر کی کوئی بے قاعدگی لائی جائے۔ تو میں ایکشن لے سکتا ہوں۔ ہیڈ ماسٹر نظارت کی منظوری کے بغیر سکول کا کوئی سامان فروخت کر دینے کا مجاز نہیں۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ نے یہ بات کبھی میرے سامنے پیش نہیں کی۔ کہ ملزم نے سکول کے ڈیسک فروخت کر دیئے ہیں۔ بل جو ایگزبٹ ہے۔ یہ آج میں نے پہلی بار دیکھا ہے۔ یہ خط ایگزبٹ D.C. میں نے ملزم کو ۱۶-۸-۳۷ کو لکھا تھا۔ اور اس کے ساتھ چودھری برکت علی آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹوں کی نقول تھیں۔ ایگزبٹ اس چٹھی کا جواب ہے جو ملزم نے ۱۵-۹-۳۷ کو دیا۔ اس جواب میں ملزم نے لکھا ہے کہ مجھے رجسٹر وغیرہ دکھائے جائیں۔ تب وہ کوئی جواب میرے خط کا دے گا۔ تب میں نے ایک خط ایگزبٹ D.E. ۱۹-۹-۳۷ کو لکھا۔ ۸۰/-/- روپیہ کی رقم جو ڈیسکوں کے متعلق ہے اس کا ذکر بھی ایگزبٹ D.C. ۱ میں ہے۔ ۳۲/-/- کی رقم کا ذکر ایگزبٹ D.C. ۲ میں موجود ہے۔ ایگزبٹ D.E. بھی میری چٹھی ہے۔ جو میں نے ۲۸-۶-۳۷ کو لکھی تھی۔ قائم مقام ہیڈ ماسٹر صاحب نے جو رپورٹ کی تھی۔ اور جو اس خط کی بنا پر ہے۔ وہ صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں موجود ہوگی۔ میرے پاس نہیں۔ چٹھی ایگزبٹ D.F. مورخہ ۵-۷-۳۷ مجھے ملزم کی طرف سے آئی تھی۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف صیغوں کے مطالبات بذمہ ملزم جن کا ذکر چٹھی ایگزبٹ D.F. میں ہے ملزم کو بتائے گئے تھے یا نہیں۔ جہاں تک احمدیہ سکول کے مطالبات کا تعلق ہے اور جو ۲۸-۶-۳۷ تک میرے سامنے آتے تھے۔ ان کا مجھے یہ خط ایگزبٹ D.F. لکھنے سے قبل علم تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ چٹھی ایگزبٹ D.C. لکھنے کے وقت تک مجھے انجمن کے مختلف صیغہ جات کے مطالبات بذمہ ملزم کا علم ہو چکا تھا۔ ڈیسکوں کی فروخت کے متعلق مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ کی طرف سے مجھے کوئی زبانی یا تحریری رپورٹ نہیں پہنچی تھی۔ اور مجھے اس کا علم اس وقت تک نہیں تھا۔ جب تک کہ ماسٹر مولا بخش صاحب یہ رجسٹر نہیں لائے۔ آڈیٹر نے جو رپورٹیں پیش کیں۔ ان میں ملزم کے متعلق غبن کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ میں نے ایک خط ایگزبٹ D.H. ۲۴-۹-۳۷ کو لکھا تھا۔ اس سے میں قیاس کرتا ہوں کہ یہ مقدمہ خان صاحب فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کے سپرد ۱۹-۹-۳۷ سے ۲۶-۹-۳۷ تک کر دیا گیا تھا۔ ملزم کو ہیڈ ماسٹری سے میری اس رپورٹ کی بنا پر صدر انجمن احمدیہ نے موقوف کیا تھا کہ اسے حضرت امیر المومنین نے جماعت سے خارج کر دیا ہے۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ ملزم کبھی نائب امام جماعت احمدیہ مقرر ہوا ہو۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں اس خطبہ جمعہ میں موجود تھا۔ جو ۱۶-۷-۳۷ کو ہوا۔ اور جو الفضل ۳۰-۷-۳۷ میں چھپا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس خطبہ میں منشاء حضرت خلیفۃ المسیح کا جو یہ الہام درج ہے۔ کہ میں تیری مشکلات کو دور کر دونگا۔ اور تیرے دشمنوں کو تباہ کر دوں گا۔ اس میں سب دشمن مراد ہوں۔ لیکن یہ روحانی معنوں میں ہے یعنی ان کا ایمان ضائع کر دوں گا۔ میں ملزم کو جماعت احمدیہ۔ حضرت امیر المومنین اور نظام جماعت کا مخالف سمجھتا ہوں۔ یہ الہام ملزم پر بھی حاوی ہے۔ فخرالدین ملتانی جو اگست ۳۷ء کے اوائل میں مارا گیا۔ ملزم کا ساتھی تھا۔ ان الفاظ کو حضرت خلیفۃ المسیح کا نہ سمجھنے کی میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا۔ الفضل ۳۰ نومبر ۳۷ء کے صفحہ ۸ کالم نمبر ۲ پر جو الفاظ درج ہیں کہ "پھر تم نے دیکھ لیا۔ کہ خدا تعالیٰ کی اس پیشگوئی کے بعد خدا تعالیٰ نے کس طرح دشمنوں پر تباہی نازل کی۔ اور ان کی طاقت کو توڑ کر رکھ دیا۔" یہ بھی خطبہ کے صحیح الفاظ ہیں۔

بیان چودھری برکت علی خانصاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ

جون یا جولائی ۳۷ء میں میں نے احمدیہ سکول کے حسابات کا معائنہ ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی ہدایات کے ماتحت کیا تھا۔ اور معائنہ کے بعد میں نے ناظر صاحب کی خدمت میں یہ رجسٹر جو ایگزبٹ ہے یہ بھی دکھایا تھا۔ میں نے کوئی اور رجسٹر نہیں دیکھا تھا۔ میں نے دفتر محاسب سے سکول کے بل بھی دیکھے تھے۔ ان بلوں میں میں نے دو بل دیکھے۔ جن میں سے ایک خرید ڈیسک کے لئے ۵۰/-/- کا اور دوسرا ۸/-/- کا بابت مرمت ڈیسک تھا۔ یہ دونوں بل اب دفتر محاسب میں ہونگے میں ساتھ نہیں لایا۔ ان کے علاوہ دو بل اور بھی ڈیسکوں کے متعلق ہیں۔

بجواب جرح۔ میں نے بل اور رسید جو ایگزبٹ کی ہوئی ہے دیکھی ہیں۔ جب میں نے یہ رسید دیکھی۔ تو اس کے ساتھ اور کوئی کاغذ نہیں تھا۔ جس کا اس میں ذکر ہے۔ انجمن کوئی بل پاس نہیں کرتی جب تک اس کے ساتھ خرید کردہ اشیاء کی تفصیل اور رسیدات نہ ہوں۔ یہ تفاصیل اور رسیدات بھی بل کے ساتھ محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ میں نے نصرت گرلز سکول کے امپرسٹ رجسٹر کا معائنہ نہیں کیا۔ میں نے اس رجسٹر کو حاصل کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ میں نے احمدیہ سکول کے بعض بل دیکھے تھے۔ جو سید محمد سرور شاہ صاحب نے بحیثیت مینجر ۱۹۲۷ء میں بھیجے تھے۔ یہ معلوم نہیں کتنی مالیت کے تھے وہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ نے وصول کئے ہوئے تھے۔ آڈیٹر کا فرض ہے۔ کہ احمدیہ سکول کے حسابات کی پڑتال ہر سہ ماہی کے بعد کیا کرے۔ جو رجسٹر مجھے دکھایا گیا ہے صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مجوزہ اور احمدیہ سکول کے سپورٹس فنڈ کا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ احمدیہ سکول میں طلباء سے سپورٹس فنڈ وصول کیا جاتا ہے۔ مجھے یاد تو نہیں۔ مگر اس کا رجسٹر میں نے آڈٹ کے لئے ملزم سے ضرور مانگا ہوگا۔ میں نے کبھی اس امر کی رپورٹ نہیں کی۔ کہ ملزم یہ رجسٹر دکھانے سے قاصر ہے۔ اس رجسٹر کو میں نے کبھی آڈٹ نہیں کیا۔ یہ دوسرا رجسٹر جو دکھایا گیا ہے۔ یہ انجمن کا نہیں۔ اور نہ ہی میں نے اس کو آڈٹ کیا ہے۔ میں احمدیہ سکول کا امپرسٹ رجسٹر آڈٹ کرتا رہا ہوں۔ سکول کے متعلق تمام اخراجات سوائے سپورٹس کے امپرسٹ رجسٹر میں درج ہوتے ہیں۔ فرنیچر وغیرہ کے اخراجات اس میں درج ہوتے ہیں۔

چودھری رحمت خان صاحب انسپکٹر پولیس

خان صاحب فرزند علی صاحب کی طرف سے شکایت موصول ہونے پر میں نے اس کیس کی تحقیقات کی تھی۔ خانصاحب فرزند علی صاحب نے یہ دستاویزات جو ایگزبٹ کی گئی ہیں۔ میرے سامنے پیش کی تھیں۔

بجواب جرح۔ رجسٹر ایگزبٹ D.F. ۲ میرے سامنے ۲۵-۹-۳۷ کو مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ نے پیش کیا تھا۔ اس رجسٹر کے صفحات ۶۵، ۶۶ پر میزان میں جو غلطیاں ہیں۔ نیز صفحہ ۷ پر Opening Balance کے متعلق جو بے قاعدگی ہوئی ہے۔ اس کے متعلق میں نے مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ سے کہا تھا کہ اس کی وضاحت کریں یا کوئی اور رجسٹر پیش کریں جو اس کی وضاحت کر دے۔ مگر وہ ایسا کرنے سے قاصر رہے۔ خانصاحب فرزند علی صاحب نے اپنے کلرک کو پولیس چوکی سے ٹیلیفون پر کہا تھا۔ کہ عبدالرحمٰن صاحب جٹ سے کہہ دے کہ وہ وضاحت کے لئے کوئی دوسرا رجسٹر لائے۔ مگر وہ نہ لا سکا۔ میں نے رسید D.B. میں جن کاغذات کا ذکر ہے ان کا بھی

حیرت انگیز
دوستوں کے شدید تقاضہ پر
رعایت
گو یہ رعایت آخر دسمبر کو دی جا چکی ہے۔ مگر دوستوں کے شدید تقاضہ پر کہ بوجہ بڑے دنوں کی تعطیلات کے ہم سفر پر تھے۔ اور بر وقت رعایت کا علم نہ ہو سکا۔ اس لئے براہ کرم ایک دفعہ پھر رعایت کا موقعہ دیا جائے۔ لہٰذا پبلک کے شدید تقاضہ پر ۲۴، ۲۵، ۲۶ جنوری ۱۹۳۸ء کو ایکدفعہ پھر یہ سنہری موقع دیا جاتا ہے۔ اس لئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں حسب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔
موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے
ضعف بصر گرے جلن پھولا جالا۔ خارش چشم پانی بہنا دسند غبار ڑبال ناخونہ۔ کو ہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پاتے ہیں قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ
حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہٰذا آپکو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے
حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کا موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت ہی مفید پایا گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔
اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے
کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ اسکے استعمال سے کئی ناتواں اور گئے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی سے اس کا استعمال شروع کر دیں۔ ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے یہ بےنظیر چیز ہے ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ
ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے
جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس اے ایس آئی ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا۔ اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا۔ جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔
اکسیر اکبر
جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل مزید اجزاء شامل ہیں۔ سونے کشتہ کستوری عنبر۔ یوہمبین وغیرہ ان کے فوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی و پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل ضعف دماغ ضعف اعصاب ضعف ہاضمہ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن سر کا چکرانا آنکھوں میں اندھیرا آنا بےچینی سستی ادنیٰ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ دوا بفضل خدا بہترین اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے محصولڈاک علاوہ۔
اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا
جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۵۴ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً ۱۰ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہو گئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہو گئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔ اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔
اکسیر بواسیر
یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ
موتی دانت پوڈر
میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج ہی اسکا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کے لئے کافی ہے۔ صرف ایک روپیہ۔ نصف قیمت آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ
تریاق اعظم
اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے سر کے درد پسلی کے درد کنٹھیا کے درد عرق النساء کے درد قولنج کے درد جگر کے درد گھٹنوں کے درد غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ ناسور جلے ہوئے آبلوں ملی بخار ہیضہ بدہضمی کے لئے تریاق قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمایئے قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے محصولڈاک علاوہ۔
رفیق زندگی
گرم مزاج والوں کیلئے بےنظیر تحفہ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد دل ہر وقت دھڑکتا سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آجاتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بےچینی گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ انکے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔
اکسیر معدہ
ہیضہ بدہضمی کمی بھوک درد شکم اپھارہ پاؤ گولہ پیٹ کا گڑگڑانا کھٹی ڈکاریں جی متلانا۔ اسہال ریاح کھانسی دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ دودھ گھی۔ مکھن بالائی انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بےنظیر چیز ہے قیمت دو روپے نصف ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ
قبض کشا گولیاں
اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ اگر آپ کا معدہ صاف ہے۔ تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ اور یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو۔ تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔ ایک سو گولی کی قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ۔
افیون چھڑاؤ گولیاں
افیون بہت بری بلا ہے۔ علاوہ روپیہ کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اسکی عادت پڑ جائے پھر اسکا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی قیمت یکصد گولی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ
اکسیر دمہ
اگرچہ بیماری تو ہر ایک تکلیف دہ ہے مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے ہم نے بڑی تجربے کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے۔ جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرا دیتی ہے قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ
اکسیر بچگان
یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہی ہے۔ اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کے لئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کے لئے تریاق ہے۔ اور پھر بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔
بال اڑانے کی خوشبودار دوائی
اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی آٹھ آنے نصف قیمت چار آنے محصولڈاک علاوہ۔
مچھر پروف
جس کی خوشبو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے نصف قیمت دس آنہ محصولڈاک علاوہ
تریاق درد گردہ
درد گردہ بہت تکلیف دہ بیماری ہے اس کی بیخ کنی کیلئے یہ بہترین دوا ہے۔ قیمت دو روپے رعایتی ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔
ملنے کا پتہ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

الہ آباد ۱۸ جنوری۔ بمرولی سٹیشن پر ٹرینوں کے تصادم کے متعلق تفصیلات مظہر ہیں۔ کہ یہ تصادم نہایت خوفناک تھا انجن ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے تھے۔ اور کئی ایک ڈبے ریزہ ریزہ ہو گئے ریلوے حکام کے بیانات کے مطابق چھ مسافر ہلاک ہوئے۔ اور مال گاڑی کا ڈرائیور ہسپتال پہنچ کر مر گیا۔ حکومت کے سینیر انسپکٹر نے کل تحقیقات شروع کر دی۔ سر تیج بہادر سپرو حادثہ کی اطلاع سن کر فوراً جائے حادثہ پر پہنچ گئے۔ اور میونسپل بورڈ کے اگزیکٹو آفیسر سے کہا۔ کہ تمام مسافروں کے لئے اسٹیشن پر خورد و نوش کا انتظام کیا جائے۔ جملہ اخراجات میں برداشت کروں گا۔

بمبئی ۱۷ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ بمبئی میں امام بخش پہلوان اور کریم کے درمیان کشتی ہوئی۔ جس میں امام بخش نے کریم کو تین سیکنڈ کے اندر گرا دیا۔

لاہور ۱۷ جنوری۔ آج پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں حکومت کے ضمنی مطالبات زیر بحث ہوئے۔ اور تمام مطالبات بلا تخفیف منظور ہو گئے۔ مخالف بنچوں سے دیوان چمن لال نے تقریر کرتے ہوئے سر چھوٹو رام کے متعلق "احمقانہ جاہلانہ" وغیرہ الفاظ استعمال کئے۔ جن میں سے بعض الفاظ صدر کے حکم سے انہیں واپس لینے پڑے۔

نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے سیاسی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ فیڈرل سکیم کے نفاذ میں کوئی چیز سدراہ نہیں۔ اور نہ ہی کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہوا ہے۔ جو حل نہ ہو سکا ہو۔ ۱۹۳۷ء میں حکومت کے نمائندوں نے ہندوستانی ریاستوں کا جو دورہ کیا تھا۔ ان کے نتائج پر غور ہو رہا ہے۔

کلکتہ ۱۷ جنوری۔ نواب سر محی الدین فاروقی سابق وزیر بنگال کے انتخاب کے خلاف سپیشل ٹریبونل کے سامنے جس عذرداری کی سماعت ہو رہی تھی۔ اس کا آج فیصلہ سنا دیا گیا۔ ٹریبونل نے ان کے انتخاب کو ناجائز قرار دیتے ہوئے ان کو چھ سال کے عرصہ کے لئے کسی انتخاب میں شامل ہونے یا ووٹ دینے کے حق سے محروم کر دیا ہے۔

لاہور ۱۷ جنوری۔ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب علالت کے بعد آج پہلی مرتبہ اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہو

کلکتہ ۱۷ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر نلینی رنجن سرکار وزیر مالیات بنگال عنقریب مسٹر گاندھی سے ملاقات کر کے حکومت بنگال کی طرف سے باقی ماندہ نظر بندوں اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر بحث کریں گے۔

کوئٹہ ۱۷ جنوری۔ فورٹ سنڈیمن سے اطلاع ملی ہے۔ کہ چند قبائلی آدمیوں نے ڈاک کی ایک لاری کو لوٹنے کی کوشش کی۔ یہ لاری۔ لورالائی اور فورٹ سنڈیمن کے درمیان سفر کر رہی تھی۔ کہ سرحدی قبائل کے لوگوں نے اس پر فائر کئے مگر کوئی شخص مجروح نہیں ہوا۔

برسلز ۱۷ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ٹریڈ یونین کی بین الاقوامی فیڈریشن اور سوشلسٹ انٹرنیشنل کے ایک مشترکہ اجلاس نے جاپانی مال کے مقاطعہ کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلہ میں اپنی اپنی حکومتوں سے اجازت طلب کی ہے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ جاپان کو کوئی ایسا مال نہ بھیجا جائے جو جنگ کے لئے کارآمد ہو سکتا ہو

لکھنؤ ۱۷ جنوری۔ یو پی کے اچھوتوں کی نمائندہ جماعت نے اس امر کی وضاحت کی ہے۔ کہ میثاق پونہ پسماندہ اقوام کے مفاد کے لئے زہر قاتل ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس سے اس امر کا احتمال ہے۔ کہ اچھوتوں کے نمائندے کانگرس میں ہی جذب ہو جائیں۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ظاہر کیا گیا۔ کہ اچھوتوں کے مفاد کے تحفظ کا واحد ذریعہ یہی ہے۔ کہ ان کے لئے جداگانہ انتخابات منظور کئے جائیں

لاہور ۱۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے پنجاب کے ہریجن ۲۱ جنوری کو مندروں میں داخلہ کا حق حاصل کرنے کے لئے ستیہ گرہ شروع کر دیں گے۔ اور اس کی ابتداء او ستیلا مندر سے کی جائے گی۔

کراچی ۱۷ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اگر جدید تنظیم کے متعلق سرکاری کمیٹی کی تجاویز پر عمل درآمد کیا گیا۔ تو سنہ ھ کے سال نو کے بجٹ میں ۳۸ لاکھ روپیہ کی بچت ہو گی۔ ان تجاویز کا مقصد بعض اسامیوں کو اڑانا۔ الاؤنس میں تخفیف کرنا تعمیر قومی کے کاموں مثلاً صحت عامہ تعلیم اور صنعتوں کو وسعت دینا ہے۔

بمبئی ۱۷ جنوری۔ آج لارڈ لوتھین واردھا روانہ ہو گئے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں کہا۔ میں گاندھی جی سے ملاقات کے لئے واردھا جا رہا ہوں۔ میں ان سے ہندوستانی سیاسیات کے متعلق تبادلہ خیالات کرونگا میں کوئی سیاسی مشن لے کر یہاں نہیں آیا۔ مگر گاندھی جی سے فیڈریشن کے متعلق گفتگو کروں گا۔

کلکتہ ۱۷ جنوری۔ اکاؤنٹنٹ جنرل بنگال نے بنگال یونیورسٹی کے ارباب بست وکشاد کو لکھا ہے۔ کہ وہ اس امر کا سرٹیفکیٹ پیش کریں۔ کہ انہوں نے محکمہ تعلیم کے مکتوب متعلقہ گرانٹ کی شرائط کو پورا کر دیا ہے۔ یونیورسٹی نے چونکہ ان شرائط کو پورا نہیں کیا۔ اس لئے یونیورسٹی کی سالانہ گرانٹ روک دی جائے گی۔

ہانکو ۱۷ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۳۰۰ جاپانی جہاز ران کوانتنگ کے جنوبی ساحل پر اترے۔ کئی جاپانی جنگی جہاز اور ہوائی جہاز بھی آئے چینی فوج بھی آ پہنچی۔ اب وہاں جاپانیوں اور چینیوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہے

راولپنڈی ۱۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو ایک سرکلر کے ذریعہ مطلع کیا ہے۔ کہ وہ پنچایتوں کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے فوجداری کام بھی ان کے سپرد کر دیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ۳۲۳، اور ۵۰۴ دفعات تعزیرات ہند کے مقدمات کا بھی پنچایتیں فیصلہ کیا کریں گی۔

لنڈن ۱۷ جنوری۔ کنٹربری اور یارک کے لاٹ پادریوں نے ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ جس کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ اس رپورٹ میں لکھا ہے کہ بائیبل کو غلطی سے مبرا نہیں کہا جا سکتا۔

لاہور ۱۷ جنوری۔ میر مقبول محمود پارلیمنٹری سیکرٹری نے اسمبلی کے اجلاس میں چند سوالات کئے تھے۔ اس پر ایک ممبر کی طرف سے سوال اٹھایا گیا کہ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ کسی معاملہ کے متعلق حکومت سے سوال کرے۔ آج سپیکر نے رولنگ دیتے ہوئے کہا۔ کہ کوئی پارلیمنٹری سیکرٹری کسی معاملہ کے متعلق سوال نہیں کر سکتا۔

لاہور ۱۷ جنوری۔ آج اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران میں پنجاب کے پولیٹیکل قیدیوں کے متعلق ایک سوال کیا گیا۔ جس کے جواب میں وزیر مالیات مسٹر منوہر لال نے کہا۔ کہ گورنمنٹ کو پہلے "پولیٹیکل" کے معنے سمجھائے جائیں۔ تب سوال کا جواب دیا جا سکتا ہے

لاہور ۱۷ جنوری۔ احرار کی جاری کردہ سول نافرمانی پر ۲۶ دن گزر چکے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ گرفتاریوں کی تعداد اب تک صرف ۲۴ تک پہنچی ہے۔

لاہور ۱۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بلدیہ لاہور کے ایڈمنسٹریٹر نے حکومت پنجاب سے ۱۴ لاکھ روپیہ قرض طلب کیا ہے۔ جسے وہ بلدیہ سے متعلق اپنی سکیم پر خرچ کرے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے یہ قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔

کراچی ۱۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے مسٹر سبھاش چندر بوس ۲۳ جنوری کو ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی پہنچیں گے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان ... شائع کیا ایڈیٹر غلام نبی